پانچواں اجلاس

خفیہ
ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز پیر 9 دسمبر 2013

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت
محکمہ زراعت

سرگودھا: چارہ جات کے بیجوں کے لئے تحقیق و دیگر تفصیلات

*696: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا محکمہ زراعت کے زیر انتظام فاڈر ریسرچ انسٹیٹیوٹ چارہ جات کے بیجوں کی تحقیق اور چارہ جات کے اعلیٰ قسم کے بیجوں کی کسانوں کو فراہمی کیلئے مختص ہے؟

(ب) مندرجہ بالا انسٹیٹیوٹ نے اپنے قیام سے اب تک کتنی اقسام کے چارہ جات اور بیجوں کی دریافت کر کے ان کو پیداوار کے لئے متعارف کروایا ہے، اگر ایسا ہے تو کیا نئے دریافت شدہ چارہ جات اور بیجوں کا تقابلی جائزہ کیا گیا اور کیا نتائج سامنے آئے؟

(ج) مذکورہ ادارے میں ریسرچ کرنے والے کتنے اہلکاران کب سے تعینات ہیں ان کے نام، عہدہ سے آگاہ کریں اور انہوں نے اپنی تعیناتی کے دوران کتنی چارہ جات کی اقسام و بیج دریافت کیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایک سینئر فاڈر باٹنسٹ کی مبینہ بد دیانتی اور عدم دلچسپی کی بناء پر لاکھوں روپے کی مشینری بے کار پڑی ہے اور اسے مطلوبہ مقاصد کے لئے استعمال نہیں کیا جا رہا؟

(تاریخ وصولی 25 جون 2013 تاریخ ترسیل 14 اگست 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) مندرجہ بالا انسٹیٹیوٹ نے اپنے قیام سے اب تک 22 چارہ جات کی اقسام دریافت کی ہیں۔ یہ تمام اقسام پرانی اقسام کے تقابلی جائزے کے بعد بہتر پائی گئیں لہٰذا یہ تمام اقسام گورنمنٹ سے منظور شدہ ہیں۔

(ج)ادارہ ہذا میں کام کرنے والے تمام 20 زرعی سائنسدانوں (آفیسرز) کے کوائف ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔ مزید برآں کسی بھی فصل کی نئی قسم کی دریافت پر زرعی سائنسدانوں کی ایک ٹیم کام کرتی ہے نہ کہ کوئی اکیلا سائنسدان نئی قسم کے بیج کو دریافت کرتا ہے۔ یہ ٹیم ڈائریکٹر باٹنسٹ کی رہنمائی میں کام کرتی ہے اور ٹیم کا ہر ممبر اپنے اپنے مضمون کے مطابق کردار ادا کرتا ہے۔ عام طور پر ایک قسم کی دریافت کرنے میں 10 سے 12 سال کا عرصہ درکار ہوتا ہے۔

(د) باٹنسٹ ایک تکنیکی عہدہ ہے اس کے پاس کوئی انتظامی (Administrative) اختیارات نہیں ہوتے۔ فارم کے زیر استعمال مشینری میں سے اگر کوئی مشین مرمت طلب ہو تو اس کی فوراً مرمت کروادی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں دانستہ کسی بھی آفیسر یا ماتحت کی کوئی بددیانتی اور عدم دلچسپی شامل نہ ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 6 دسمبر 2013)</u>

<u>ضلع راولپنڈی۔ پختہ کیے گئے کھالہ جات و دیگر تفصیلات</u>

<u>*815: جناب اعجاز خان</u>: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں کتنے کھالہ جات پختہ ہیں؟

(ب) سال 12-2011 تا 13-2012 ضلع راولپنڈی میں کتنے کھال پختہ کیے گئے ان کا نمبر گاؤں کا نام مع تخمینہ لاگت سے آگاہ کریں؟

(ج) اس وقت مذکورہ ضلع میں کن کن کھالوں کو پختہ کرنے کا کام جاری ہے؟

(د) کھالوں کو پختہ کرنے کیلئے کسانوں سے کتنے فیصد رقم وصول کی جاتی ہے؟

(ہ) مذکورہ ضلع میں کتنے کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہیں ہو سکے کیا حکومت ان کھالوں کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 28 جون 2013 تاریخ ترسیل 9 ستمبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع راولپنڈی میں نہری نظام نہ ہونے کی وجہ سے وہاں کھالہ جات کی بجائے اریگیشن سکیمیں (Irrigation Schemes) / پائپ لائینز (Pipe Lines) لگائی جاتی ہیں۔ اب تک مختلف منصوبوں کے تحت ایسی 1433 سکیمیں لگائی جاچکی ہیں۔

(ب) مذکورہ سالوں میں کل 60 اریگیشن سکیمیں لگائی گئی ہیں۔ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 14-2013 میں ضلع راولپنڈی میں 40 اریگیشن سکیمیں (Irrigation Schemes) لگانے کا پروگرام ہے

(د) کھال (ضلع راولپنڈی کے حوالے سے اریگیشن سکیم) کو پختہ کرنے کے لئے حکومت کوئی رقم وصول نہیں کرتی تاہم اس کام کے لئے راجوں اور مزدوروں کے کل اخراجات بذمہ کاشتکار ہوتے ہیں جو وہ خود ہی خرچ کرتا ہے۔ مزید برآں اگر اریگیشن سکیم پر تعمیراتی سامان کی لاگت 2 لاکھ 50 ہزار روپے سے زیادہ ہو تو زائد رقم کی ادائیگی بھی متعلقہ کاشتکاروں کے ذمہ ہوتی ہے۔

(ہ) اریگیشن سکیمیں ٹیوب ویلوں، ندی نالوں، کنووں، تالابوں اور چھوٹے ڈیم وغیرہ پر پہلے آیئے پہلے پایئے (First Come, First Served) کی بنیاد پر لگائی جاتی ہیں لہٰذا ان کی تعداد مرتب نہیں ہو سکتی۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 4 دسمبر 2013)</u>

ضلع فیصل آباد۔پختہ کیے گئے کھالہ جات و دیگر تفصیلات

*816:جناب اعجاز خان: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف)حلقہ پی پی 52 ضلع فیصل آباد میں کل کتنے کھالہ جات ہیں ان میں کتنے پختہ ہیں اور کتنے پختہ نہ ہیں؟

(ب)سال 12۔2011 کے دوران مذکورہ حلقہ میں کتنے کھال پختہ کیے گئے اور ان پر کتنی رقم خرچ ہوئی کھالے کا نمبر اور گاؤں کا نام مع تخمینہ لاگت سے آگاہ کریں؟

(ج)اس وقت مذکورہ حلقہ میں کن کن کھالوں کو پختہ کرنے کا کام جاری ہے اور کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے کسانوں سے کتنی رقم وصول کی جاتی ہے؟

(د)مذکورہ حلقہ میں کتنے کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہیں ہو سکے کیا حکومت ان کھالوں کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 28 جون 2013 تاریخ ترسیل 9 ستمبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف)حلقہ پی پی 52 ضلع فیصل آباد میں کھالہ جات کی کل تعداد 177 ہے۔ان میں سے 167 کھالہ جات پختہ کئے جا چکے ہیں اور بقیہ 10 کھالہ جات ابھی پختہ نہ کئے گئے ہیں۔

(ب)سال 12۔2011 کے دوران 5 کھالہ جات پختہ تعمیر کیے گئے جن پر 1 کروڑ 5 لاکھ 25 ہزار 474 روپے خرچ ہوئے ہیں۔کھالہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	کھال نمبر	چک نمبر	کل لاگت (روپوں میں)
1	18889/R	55ر۔ب	30لاکھ 34ہزار 857
2	105498/R	98ر۔ب	31لاکھ 51ہزار 623
3	7710/TL	54ر۔ب	27لاکھ 82ہزار 705
4	11442/L	130ر۔ب	15لاکھ 22ہزار 402

5	L/169250	146ر۔ب	33ہزار887
		میزان	1کروڑ5لاکھ25ہزار474

(ج)مذکورہ حلقہ میں اس وقت 2 کھالوں پر کام جاری ہے۔پختہ کھال کی تعمیر یا اصلاح میں زمینداران سے کوئی رقم وصول نہیں کی جاتی۔ کھال کے حصہ داران کے ذمے صرف راج اور مزدوروں کا خرچ ہوتا ہے جو وہ خود ہی برداشت کرتے ہیں۔ جبکہ مٹیریل کی رقم حکومت کی طرف سے مہیا کی جاتی ہے اور اسے بھی کاشتکار ہی خرچ کرتے ہیں۔

(د)مذکورہ حلقہ میں 10 کھالہ جات ابھی تک پختہ نہیں کیے جا سکے جیسا کہ جز(الف)میں بیان کیا گیا ہے۔اس وقت 2 کھالہ جات کی اصلاح کا کام جاری ہے۔اگر محکمانہ پالیسی کے مطابق کسان اپنے حصہ کی رقم جمع کرلیں تو حکومت بقیہ کھالہ جات کو بھی پختہ کرنے کے لئے تیار ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 4دسمبر2013)

گرین ٹریکٹر سکیم کے تحت سبسڈی دینے کی تفصیلات

*830: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گرین ٹریکٹر سکیم کے تحت یکم جولائی 2008 سے آج تک کتنی سبسڈی دی گئی؟

(ب) کتنے ٹریکٹر اس سکیم کے تحت آج تک فراہم کئے گئے ہیں؟

(ج)اس سکیم کی پالیسی اور شرائط کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ اس سکیم کے تحت نکلنے والے ٹریکٹر کے اکثر مالکان زمین کے مالک تو ہیں، مگر وہ خود کاشت نہیں کرتے؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ ایسے افراد نے قرعہ اندازی میں سبسڈی سکیم کے تحت نکلنے والے ٹریکٹر فروخت کر دیئے ہیں؟

(و)ایسی کتنی شکایات حکومت کے علم میں آئی ہیں اور ان افراد کے خلاف حکومت نے کیا ایکشن لیا ہے؟

(تاریخ وصولی 28جون2013تاریخ ترسیل 9ستمبر2013)

جواب

وزیرزراعت

(الف)09-2008 سے لے کرآج تک کل 30ہزار 47ٹریکٹر دیئے گئے جبکہ ہر ٹریکٹر پر 2لاکھ روپے سبسڈی دی گئی۔اس طرح کل 6ارب 94لاکھ روپے کی سبسڈی دی گئی۔

(ب)اس سکیم کے تحت مذکورہ سالوں میں کل 30ہزار 47ٹریکٹر فراہم کئے گئے ہیں۔

(ج) گرین ٹریکٹر سکیم کی پالیسی و شرائط کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)جی نہیں۔یہ درست نہیں ہے۔حکومت کے علم میں ایسی کوئی شکایت نہیں آئی ہے۔

ہر درخواست دہندہ نے درخواست پر یہ اقرار کیا تھا کہ وہ زمین بذات خود کاشت کرتا ہے اور اس کے ہمراہ بیان حلفی جمع کروایا تھا جس میں یہ واضح درج تھا کہ "درخواست دہندہ / والد / والدہ اس زمین کو خود کاشت کرتا / کرتی ہے"

اگر کسی معزز رکن اسمبلی کو کوئی ایسی شکایت موصول ہو تو وہ حکومت پنجاب کو آگاہ کرے تاکہ

ان مالکان کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکے۔

(ہ)جی نہیں۔یہ درست نہیں ہے۔حکومت کے علم میں ایسی کوئی شکایت نہیں آئی ہے۔

(و)جی نہیں۔ایسی کوئی شکایت وصول نہیں ہوئی ہے۔تاہم پالیسی کے مطابق ایسے افراد کی

طرف سے شرائط کی خلاف ورزی کرنے کی صورت میں متعلقہ ڈویژنل کمشنر منتخب فرد کے

خلاف پالیسی میں تجویز کردہ تعزیری کارروائی کرے گا۔یہ تعزیری کارروائی الاٹمنٹ حکم کی

منسوخی یا سبسڈی کی رقم کی واپسی کی صورت میں ہوگی۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 4دسمبر 2013)</u>

پنجاب میں کپاس کی پیداوار کو بڑھانے کے لئے کسانوں کو کیڑے مار ادویات میں سبسڈی دینے کا معاملہ

*881: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کی کپاس کی پیداوار پورے ملک کی کپاس کی پیداوار کا 75 فیصد سے زائد ہے؟

(ب) اگر یہ درست ہے تو پنجاب میں کپاس کا زیر کاشت رقبہ کتنے ایکڑ ہے، کیا حکومت کپاس کے زیر کاشت رقبہ کو بڑھانے کے لیے کپاس کے کاشتکاروں کو کچھ ترغیبات دے رہی ہے اور کیا ان ترغیبات میں کیڑے مار ادویات پر کچھ سبسڈی بھی شامل ہے؟

(ج) اگر نہیں تو کیا حکومت ان ادویات پر کچھ سبسڈی دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 29 جون 2013 تاریخ ترسیل 28 اگست 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔ پنجاب میں کپاس کی پیداوار پورے ملک کی پیداوار کا 70 سے 75 فیصد تک ہوتی ہے۔

(ب) اس سال پنجاب میں کپاس کا زیر کاشت رقبہ 54 لاکھ 8 ہزار ایکڑ ہے۔ حکومت پنجاب کپاس کا رقبہ بڑھانے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کر رہی ہے:

پنجاب میں کپاس کاشت کرنے والے اضلاع میں زرعی ماہرین کی ٹیمیں کپاس کی بروقت کاشت، بہتر نگہداشت، کیڑوں و بیماریوں کے کنٹرول، بروقت آبپاشی، صاف چنائی اور بعد از چنائی سنبھال کے متعلق مکمل ٹریننگ فراہم کرتی ہیں۔

محکمہ کے ماہرین کاشتکاروں کے کھیت میں جا کر کیڑوں، بیماریوں کے حملہ کی پیسٹ سکاؤٹنگ کرتے ہیں اور اگر نقصان معاشی حد سے زیادہ ہو تو مناسب زرعی ادویات تجویز کرتے ہیں۔

ٹی وی، ریڈیو، اخبارات کے ذریعے اچھی پیداوار کے حصول اور کیڑوں، بیماریوں سے بچاؤ کے لئے جدید ٹیکنالوجی سے بروقت آگاہ کیا جاتا ہے۔

پنجاب بھر میں کاشتکاروں کو خالص ادویات اور کھادوں کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے جعلی زرعی ادویات و کھادوں کا کاروبار کرنے والے اداروں اور ملزمان کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ زرعی زہروں پر حکومت پنجاب کی طرف سے کوئی سبسڈی نہ ہے۔

(ج) حکومت پنجاب ادویات پر سبسڈی دینے کی بجائے ایسے جدید بیج متعارف کروا رہی ہے جو کہ بیماریوں کے خلاف زیادہ قوت مدافعت رکھتے ہوں جس سے ادویات پر سبسڈی کی ضرورت نہ رہے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 6 دسمبر 2013)

پنجاب میں فروٹ فارمز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1045: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب میں فروٹ کے سرکاری فارم کتنے ہیں نیز کن کن اضلاع میں ہیں اور کتنے رقبہ پر ہیں؟

(ب) مذکورہ فروٹ فارمز کی سالانہ آمدنی کتنی ہے اور یہ آمدنی کن کاموں کے لیے استعمال کی گئی؟

(ج) ان فروٹ فارمز پر کتنے ملازمین کام کرتے ہیں، ان کی سکیل وائز لسٹ فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 3 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 29 اگست 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) پنجاب میں فروٹ کے سرکاری فارمز کی کل تعداد 29 ہے۔ نام ضلع، نام فارم اور رقبہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ فارمز کی گزشتہ سال کی کل آمدن 4 کروڑ 80 لاکھ 92 ہزار 7 روپے رہی جو کہ سرکاری خزانے میں جمع کروادی گئی۔

(ج) ان فارمز پر ملازمین کل تعداد 716 ہے۔ سکیل وائز تفصیل اس طرح سے ہے۔

سکیل	کل تعداد
19	1
18+SP	11
18	28
17	49
16	4
14	17
12	3
11	27
9	15
7	17
6	16
5	79
4	17
3	6
2	20
1	406

میزان 716

(تاریخ وصولی جواب 4 دسمبر 2013)

گندم میں ڈالی جانے والی گولیوں سے قیمتی جانوں کا ضیاع و دیگر تفصیلات

*1092: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لوگ گندم کو محفوظ رکھنے والی گولیوں کا ناجائز استعمال کرتے ہوئے اسے خود کشی کیلئے کھا لیتے ہیں جس کا کوئی فوری علاج نہیں ہوتا اور اکثر اوقات اس سے قیمتی جانوں کا ضیاع ہو جاتا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت گندم کو محفوظ کرنے کے لئے اس گولی کے علاوہ کوئی اور طریقہ اختیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس گولی کے استعمال کو ممنوع قرار دینے کا ارادہ بھی رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 5 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 3 ستمبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) گندم کو محفوظ کرنے والی فاسفین گولیوں کا متبادل میتھائل برومائیڈ ہے لیکن یہ ازون لیئر (OZONE LAYER) کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اس لئے اس کے استعمال کی اجازت نہیں دی جاتی۔ فاسفین گولیاں صرف زرعی اجناس کی محفوظ ذخیرہ کاری کے لیے ہی استعمال نہیں ہوتیں بلکہ ان کا استعمال آم، کھجور، سیب و دیگر پھلدار پودوں کے تنوں کو نقصان پہچانے والے کیڑوں کے خلاف بھی کیا جاتا ہے۔ چونکہ فاسفین گولیوں کے خلاف ضرر رساں کیڑوں میں قوت مدافعت بھی دیکھی گئی ہے اس لیے ان گولیوں کے متبادل پر تحقیق جاری ہے۔ تاہم ان کی ذمہ دارانہ فروخت کے لیے محکمہ زراعت نے درج ذیل اقدامات اٹھائے ہیں۔

صوبہ بھر میں تحصیل و ضلع کی سطح پر تعینات 266 پیسٹی سائیڈ انسپکٹر کو ہدایات دی گئی ہیں کہ وہ ان گولیوں کو فروخت کرنے والے غیر لائیسنس یافتہ دکانداروں کے خلاف زرعی ادویات کے قانون 1971ء کے مطابق کارروائی کریں۔ اب تک ایسے دکانداروں کے خلاف 82 ایف آئی آرز (FIRs) درج ہو چکی ہیں۔

لائیسنس یافتہ و نئے پیسٹی سائیڈ ڈیلرز کو سال میں دو مرتبہ زرعی ادویات کی محفوظ ذخیرہ کاری، استعمال وغیرہ کے بارے میں تربیت دی جاتی ہے اور وہ اس کے پابند ہیں کہ زرعی ادویات و گولیوں کے خریدار کا نام و مکمل پتہ رسید پر درج کریں۔

(تاریخ وصولی جواب 4 دسمبر 2013)

صوبہ کے بڑے دیہاتوں میں سستے بازار / رمضان بازار لگانے کی تفصیلات

*1315: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ کے حکم پر شہروں میں سستے بازار یا رمضان بازار لگائے جاتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شہروں میں تو پہلے ہی ہر چیز کی سہولت موجود ہوتی ہے؟

(ج) کیا حکومت آئندہ کیلئے صوبہ کے بڑے دیہاتوں میں بھی سستے بازار یا رمضان بازار لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 16 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 12 ستمبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔ رمضان المبارک میں وزیر اعلیٰ کے حکم پر عوام کی سہولت کے لئے شہروں میں سستے بازار یا رمضان بازار لگانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

(ب)جی ہاں۔ شہروں میں ہفتہ وار (اتوار بازار / جمعہ بازار) لگائے جاتے ہیں مگر رمضان المبارک میں عوام کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے روزانہ کی بنیاد پر رمضان بازار لگائے جاتے ہیں۔

(ج)فی الحال دیہاتوں میں سستے بازار / رمضان بازار لگانے کا کوئی منصوبہ زیر غور نہیں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 4دسمبر 2013)

ضلع گجرات: زراعت کی ترقی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*1507: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں جنوری 2010تا جنوری 2011 زراعت کی ترقی کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے؟

(ب)مذکورہ عرصہ میں ضلع گجرات میں زراعت کی ترقی کے لئے کتنی نئی مشینری خریدی گئی؟

(ج)مشینری کے لئے کل کتنا فنڈز جاری کیا گیا نیز کتنا فنڈز خرچ کیا گیا؟

(تاریخ وصولی 24 جولائی 2013تاریخ ترسیل 24 ستمبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع گجرات میں مذکورہ عرصہ کے دوران زراعت کی ترقی کے لئے جو اقدامات اٹھائے گئے اس کی تفصیل اس طرح سے ہے:

ضلع گجرات میں چھوٹے کاشتکاروں کو فی ٹریکٹر 2لاکھ روپے سبسڈی پر 203 گرین ٹریکٹر تقسیم کیے گئے جس پر حکومت پنجاب کے 4کروڑ 60لاکھ روپے خرچ ہوئے۔

970عدد ہینڈ سپریئر، 100عدد بینڈ پلیسمنٹ ڈرل، 12عدد سیڈ گریڈر اور 86عدد ربیع ڈرل 50فیصد رعائتی قیمت پر فراہم کئے جس پر حکومت پنجاب کے 71لاکھ 22ہزار 5سو روپے خرچ ہوئے۔

گندم کی پیداوار میں اضافہ اور جدید ٹیکنالوجی سے آگاہی کے لئے 177 نمائشی پلاٹس لگائے گئے جن پر کھاد، بیج اور ادویات کی مد میں 15 لاکھ 20 ہزار روپے خرچ ہوئے۔

سبزیوں کے رقبہ اور پیداوار میں اضافہ کے لئے 8 عدد واک ان ٹنل اور 4 عدد Low ٹنل کاشتکاروں کے رقبہ پر 50 فیصد سبسڈی پر لگوائی گئیں۔ اس مد میں حکومت پنجاب نے 15 لاکھ 20 ہزار روپے خرچ کئے۔

78 عدد ٹیوب ویل لگائے گئے جن پر سبسڈی کی مد میں 1 کروڑ 65 لاکھ 20 ہزار 83 روپے خرچ ہوئے۔

26 عدد لفٹ اریگیشن سکیموں (Lift Irrigation Schemes) پر سبسڈی کی مد میں 55 لاکھ 31 ہزار 444 روپے خرچ ہوئے۔

بلڈوزروں نے 4206 گھنٹے کام کر کے 134 ایکڑ رقبے کو ہموار کیا۔

(ب) اس جز کا جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(ج) مشینری کے لئے جاری کئے گئے فنڈ اور خرچ کی تفصیل اس طرح سے ہے:

50 فیصد سبسڈی پر زرعی آلات کی فراہمی کے لئے 1 کروڑ 37 لاکھ 21 ہزار روپے کا فنڈ دیا جس میں سے 71 لاکھ 22 ہزار 500 روپے خرچ ہوئے۔

بلڈوزر ماڈل 93-1990 کی مرمت و دیکھ بھال کے لئے 3 لاکھ 12 ہزار روپے کے فنڈ مہیا کئے گئے جو سارے کے سارے خرچ ہو گئے۔

پاور وینچ اور ہینڈ بورنگ پلانٹوں کی مرمت و دیکھ بھال کے لئے 1 لاکھ روپے کے فنڈ مہیا کئے گئے جن میں سے 58 ہزار 968 روپے کے فنڈ خرچ ہوئے۔

(تاریخ وصولی جواب 4 دسمبر 2013)

ضلع لیہ: بارانی علاقوں کی ترقی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*1638: سردار قیصر عباس خان مگسی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ زراعت بارانی علاقوں کی ترقی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے نیز تحصیل چوبارہ ضلع لیہ جو کہ بارانی علاقہ ہے اس کی ترقی کے لئے کوئی منصوبہ جات بنائے گئے ہیں یا نہیں، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(ب) کیا محکمہ زراعت بارانی علاقوں کے لئے Portable Sprinkle System کے لئے کسانوں کو سبسڈی دینے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟

(تاریخ وصولی 30 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 30 ستمبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) پنجاب حکومت نے "پنجاب میں آبپاش زراعت کی ترقی کا منصوبہ (PIPIP)" شروع کیا ہے۔ اس منصوبہ کے تحت بارانی علاقہ جات میں اریگیشن سکیمیں (Irrigation Schemes) ڈرپ / سپر نکلر نظام آبپاشی کی سکیمیں لگائی جا رہی ہیں۔ یہ ترقیاتی کام ضلع لیہ کی تحصیل چوبارہ میں بھی جاری ہے۔ اس منصوبہ کے تحت 2 لاکھ 50 ہزار روپے فی اریگیشن سکیم اور ڈرپ / سپر نکلر نظام آبپاشی کے لئے کل لاگت کا 60 فیصد حکومت پنجاب فراہم کر رہی ہے۔

سال 13-2012 کے دوران ضلع لیہ کی تحصیل چوبارہ میں 2 عدد اریگیشن سکیمیں مکمل کی گئیں جن پر مبلغ 5 لاکھ روپے لاگت آئی۔

سال 13-2012 میں ہی تحصیل چوبارہ میں 69 ایکڑ رقبہ پر ڈرپ اور سپر نکلر نظام آبپاشی کی 8 سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں جن کے لئے حکومت کی طرف سے 38 لاکھ 87 ہزار 132 روپے سبسڈی دی گئی۔

وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر حکومت پنجاب نے بارانی علاقوں کے چھوٹے کاشتکاروں کو ضلع لیہ میں پچھلے تین سال میں 980 عدد ٹریکٹر بذریعہ کمپیوٹرائزڈ قرعہ اندازی فراہم کئے ہیں جبکہ ہر ٹریکٹر پر 2 لاکھ روپے سبسڈی دی گئی اس پر حکومت کے 19 کروڑ 60 لاکھ روپے خرچ

ہوئے۔ نیز ضلع لیہ میں حکومت نے دیگر زرعی آلات کے لئے کاشتکاروں کو مشینری کی مد میں 58 لاکھ 27 ہزار روپے فراہم کئے اور 39 لاکھ روپے بے موسمی سبزیات کی مد میں ٹنل کے لئے فراہم کئے۔

ضلع لیہ میں 24 لاکھ روپے کی لاگت سے گندم کے پیداواری مقابلہ میں 4 عدد ٹریکٹر، 4 عدد ریپر، 3 عدد ویپیٹرڈیزل انجن اور 1 عدد بینڈ پلیسمنٹ ڈرل بطور انعام کاشتکاروں میں مفت تقسیم کئے گئے۔

(ب) چونکہ حکومت پنجاب ڈرپ / سپرنکلر نظام آبپاشی کے لئے کل لاگت کا 60 فیصد سبسڈی کے طور پر پہلے ہی دے رہی ہے لہٰذا Portable Sprinkler System پر سبسڈی کی ضرورت نہ ہے اور نہ ہی یہ سبسڈی Fund Donners کے ساتھ ہونے والے معاہدے میں شامل ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 4 دسمبر 2013)

لیہ: مارکیٹ کمیٹی کی آمدن واخراجات کی تفصیلات

*1639: سردار قیصر عباس خان مگسی: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مارکیٹ کمیٹی لیہ کی 09-2008 سے لیکر 13-2012 تک آمدنی اور اخراجات کی تفصیل مدوائز تفصیل بتائی جائے؟

(ب) 09-2008 سے 13-2012 تک تحصیل لیہ اور تحصیل چوبارہ میں مارکیٹ کمیٹی نے جو ڈویلپمنٹ کروائی ہے-اس کی تفصیل بیان کی جائے؟

(تاریخ وصولی 30 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 30 ستمبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف)مارکیٹ کمیٹی لیہ کی مذکورہ سالوں کی آمدن کی مدوائز تفصیل(روپوں میں)اس طرح سے ہے:۔

سال	لائسنس فیس	مارکیٹ فیس	متفرق	میزان
2008-09	1لاکھ 7 ہزار 260	59لاکھ 90ہزار 498	11لاکھ 28 ہزار 580	72لاکھ 26ہزار 338
2009-10	83ہزار 100	59لاکھ 52ہزار 442	10لاکھ 78ہزار 86	71لاکھ 13ہزار 628
2010-11	1لاکھ 51ہزار 940	63لاکھ 22ہزار 898	13لاکھ 23ہزار 212	77لاکھ 98ہزار 50
2011-12	3لاکھ 87ہزار 560	44لاکھ 4ہزار 494	12لاکھ 58ہزار 675	60لاکھ 50ہزار 729
2012-13	7لاکھ 80ہزار 120	55لاکھ 62ہزار 200	25لاکھ 50ہزار 970	88لاکھ 93ہزار 290

مارکیٹ کمیٹی لیہ کی مذکورہ سالوں کے اخراجات کی مدوائز تفصیل(روپوں میں)اس طرح سے ہے:۔

سال	اسٹیبلشمنٹ	کنٹیجینٹ	متفرق	میزان
2008-09	31لاکھ 57ہزار 430	5لاکھ 11ہزار 795	20لاکھ 74ہزار 417	57لاکھ 43ہزار 642
2009-10	37لاکھ 242	5لاکھ 95ہزار 881	40لاکھ 4ہزار 229	83لاکھ 352
2010-11	39لاکھ 92ہزار 868	8لاکھ 30ہزار 737	37لاکھ 87ہزار 80	86لاکھ 10ہزار 685

2011-12	45لاکھ 60ہزار217	9لاکھ 48ہزار23	49لاکھ 8ہزار 297	1کروڑ4لاکھ 16ہزار537
2012-13	42لاکھ38ہزار 622	12لاکھ55ہزار 602	43لاکھ 90ہزار661	98لاکھ84ہزار 885

(ب)مذکورہ سالوں میں تحصیل لیہ اور تحصیل چوبارہ میں کسی قسم کی ڈویلپمنٹ نہ ہوئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب4دسمبر2013)

ضلع چنیوٹ:آلو کی پیداوار و دیگر تفصیلات

*1729:الحاج محمد الیاس چنیوٹی:کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)کیایہ درست ہے کہ ضلع چنیوٹ کاآلو پاکستان کے مختلف صوبوں کے علاوہ افغانستان اور تاجکستان تک پرائیویٹ طور پر برآمد کیا جارہاہے اور زر مبادلہ پاکستان کو حاصل ہوتاہے لیکن بسااوقات کاشتکاروں کی رقوم ڈوب جاتی ہیں اوران کو تحفظ حاصل نہ ہے؟

(ب)کیاحکومت آلو کی فصل کو تحفظ دینے کے لئے اور کاشتکاروں کی رقوم کے تحفظ کو یقینی بنانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی یکم اگست2013تاریخ ترسیل 7اکتوبر2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف)یہ بات درست ہے کہ ضلع چنیوٹ میں آلو کی کاشت تقریباً20ہزار ایکڑرقبہ پر کی جاتی ہے جس سے تقریباً 1لاکھ 13ہزار500ٹن آلو کی پیداوار حاصل ہوتی ہے جس کی پرائیویٹ طور پر افغانستان،تاجکستان اور روس تک فروخت کی جاتی ہے۔

چونکہ پنجاب میں آلو کی پیداوار بہت بہتر ہورہی ہے اس لئے یہ اب ایک قابل برآمد(Exportable)جنس (Commodity) بن چکی ہے۔حکومت پنجاب جلد ہی آلو کے نمائندہ زمینداروں کے ایک گروپ کی وزارت صنعت و تجارت اسلام آباد کے حکام کے

ساتھ ملاقات کرواکے ایک ورکنگ گروپ بنائے گی جو آلو کے کاشتکاروں کے مفاد کا مکمل تحفظ کر سکے۔

(ب)حکومت پنجاب / پاکستان کی پالیسی میں کاشتکار بھائیوں کے مفاد کا تحفظ اولین ترجیح ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 4دسمبر 2013)

ضلع قصور: کھالوں کو پختہ کرنے کی تفصیلات

*1838: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)ضلع قصور میں کتنے کھال پختہ ہیں؟

(ب)سال 12۔2011اور13۔2012کے دوران مذکورہ ضلع کے کتنے کھال پختہ کئے گئے؟

(ج)اس وقت کن کن کھالوں کو پختہ کرنے کا کام جاری ہے؟

(د)کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے کسانوں سے کتنے فیصد رقم وصول کی جاتی ہے؟

(ہ)مذکورہ حلقہ میں کتنے کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہیں ہو سکے اور کیوں؟

(تاریخ وصولی 15اگست 2013تاریخ ترسیل 21اکتوبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف)ضلع قصور میں کل 1638 کھالہ جات میں سے 1036 کھالہ جات پختہ ہیں۔

(ب)سال 12۔2011اور13۔2012کے دوران مذکورہ ضلع میں بالترتیب 19 اور 71 کھالہ جات پختہ کئے گئے۔

(ج)رواں سال 14۔2013میں 33 کھالہ جات کو پختہ کرنے کا کام جاری ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے حکومت کسانوں سے کوئی رقم وصول نہیں کرتی تاہم اس کام کیلئے راجوں اور مزدوروں کے کل اخراجات بذمہ حصہ داران موگہ ہوتے ہیں جو وہ خود ہی

اکٹھے کر کے خود ہی خرچ کرتے ہیں۔اس کے علاوہ کچے کھال کی اصلاح بھی کاشتکاروں کے ذمہ ہوتی ہے۔

(ہ) ضلع قصور میں 592 کھالہ جات ابھی تک پختہ نہ ہیں۔ان کھالہ جات کو "پنجاب میں آبپاش زراعت کی بہتری کے منصوبہ (PIPIP)" کے تحت فنڈز کی فراہمی کے مطابق پختہ کیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 4دسمبر 2013)

ضلع قصور: پختہ کئے گئے کھالہ جات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1842: ڈاکٹر نوشین حامد: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور میں کتنے کھال پختہ ہیں؟

(ب) سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران ان حلقوں کے کتنے کھال پختہ کئے گئے ان کا نمبر اور گاؤں مع تخمینہ لاگت سے آگاہ کریں؟

(ج) اس وقت کن کھالوں کو پختہ کرنے کا کام جاری ہے؟

(د) کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے کسانوں سے کتنے فیصد رقم وصول کی جاتی ہے؟

(ہ) مذکورہ حلقہ میں کتنے کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہیں ہو سکے اور کیوں؟

(تاریخ وصولی 15 اگست 2013 تاریخ ترسیل 21 اکتوبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع قصور میں کل 1638 کھالہ جات میں سے 1036 کھالہ جات پختہ ہیں۔

(ب) سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران مذکورہ ضلع میں بالترتیب 19 اور 71 کھالہ جات پختہ کئے گئے ہیں۔

(ج) رواں سال 14۔2013 میں 33 کھالہ جات کو پختہ کرنے کا کام جاری ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے حکومت کسانوں سے کوئی رقم وصول نہیں کرتی تاہم اس کام کیلئے راجوں اور مزدوروں کے کل اخراجات بذمہ حصہ داران موگہ ہوتے ہیں جو وہ خود ہی اکٹھے کر کے خود ہی خرچ کرتے ہیں۔اس کے علاوہ کچے کھال کی اصلاح بھی کاشتکاروں کے ذمہ ہوتی ہے۔

(ہ) ضلع قصور میں 592 کھالہ جات ابھی تک پختہ نہ ہیں۔ان کھالہ جات کو "پنجاب میں آبپاشی زراعت کی بہتری کے منصوبہ (PIPIP)" کے تحت فنڈز کی فراہمی کے مطابق پختہ کیا جائے گا۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 4 دسمبر 2013)</u>

لاہور | رائے ممتاز حسین بابر
7 دسمبر 2013 | سیکرٹری

بروز پیر 9 دسمبر 2013 محکمہ زراعت کے سوالات و جوابات اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	چودھری عامر سلطان چیمہ	696
2	جناب اعجاز خان	816-815
3	محترمہ راحیلہ انور	881-830
4	محترمہ راحیلہ خادم حسین	1838-1045
5	الحاج محمد الیاس چنیوٹی	1729-1092
6	محترمہ لبنیٰ ریحان	1315
7	محترمہ نگہت شیخ	1507
8	سردار قیصر عباس خان مگسی	1639-1638
9	ڈاکٹر نوشین حامد	1842